السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی شخص قبر پر زیارت کے لیے آتا ہے تو کیا قبر میں مدفون شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص موجود ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیئے کہ عالم برزخ کے معاملات ایسے ہیں جن کے متعلق محض ظن وقیاس کے ذریعے کچھ کہنا نہایت ہی خطرناک اقدام ہے عالم برزخ کے متعلق اتنا ہی کہا جا سکتا ہے جتنا کتاب وسنت رسول اللہ ﷺ میں وراد ہوا ہے۔ مزید کہنا محض ٹکل کے تیر پھینکنے کے مترادف ہے چونکہ اس مسئلہ کے متعلق کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہوا لہذا اس کے متعلق قیاس آرائی کرنا قطعاً نامناسب اقدام ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ میت واقف شخص کو قبر پر آنے پر پہچانتی ہے۔ لیکن ان احادیث کی صحت پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتی اور نہ ہی ان کی اسانید کوئی قابل استناد اور لائق اعتماد ہیں۔ لہذا ان کی بنیاد پر مسئلہ ہذا کا قائل ہونا مشکل ہے بلکہ سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ میت کو کوئی احساس نہیں ہے اور نہ ہی اس کی روح وہاں موجود ہے۔ اس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

وَمِن وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (المومنون: ۱۰۰)

''یعنی فوت ہونے والوں کو دنیا اور اہل دنیا کے درمیان ایک مضبوط اور ناقابل عبور آڑھ آجاتی ہے جو قیامت کے دن تک قائم رہے گی۔''

پھر اگر مرنے والا مرنے کے بعد بھی قبر پر آنے والے کو دیکھتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور اس کی آمد محسوس کرتا ہے یا ان کی آواز سنتا ہے تو پھر اس کا اس دنیا سے تعلق ختم نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے اور دنیا کے درمیان کوئی برزخ حائل ہوا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم میں ہے کہ:

وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِى ٱلْقُبُورِ (فاطر: ۲۲)

''یعنی آپ اہل قبور کو اپنی آواز نہیں سنا سکتے۔''

ان سب آیات کا یہی مطلب ہے کہ ان کا تعلق دنیا سے ختم ہو چکا ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کی روح لوٹائی جاتی ہے اور وہ لوگوں کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے اور اس وقت اس میت سے فرشتے (منکر ونکیر) سوال وجواب کرتے ہیں اور اس کے بعد مومن کو کہا جاتا ہے کہ نم کنومة العروس یعنی پھر وہ بالکل بے حس ہو کر وہاں سو جاتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اٹھ کھڑا ہو گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اعادہ روح صرف سوال وجواب کے لیے ہوتی ہے نہ کہ ہمیشہ کے لیے حالانکہ اس مسئلہ کا تقاضا ہے کہ ''میت کی روح ہر وقت قبر میں موجود ہوتی ہے اس وجہ سے جب بھی کوئی قبر پر آتا ہے تو اسے پہچان جاتا ہے۔'' اور اسے اس کی موجودگی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ لہذا یہ مسئلہ ان واضح دلائل کے برخلاف ہے۔

علاوہ ازیں صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری قبر پر کھڑا ہو کر سلام کہتا ہے تو:

((رد اللہ علی روحی حتی أرد علیہ السلام)) رواہ ابوداود والبیھقی واحمد باسناد حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

''یعنی کہ اس وقت اللہ تبارک وتعالی میری روح کو لوٹاتا ہے تاکہ میں اسے سلام کا جواب دوں۔''

اس صحیح حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارک بھی

آپ ﷺ کے جسم اطہر میں بھی ہر وقت موجود نہیں ہے اور ظاہر ہے احساس اور کسی کی آمد وغیرہ کا علم تب ہی ہو سکتا ہے جب اس کی روح جسم میں موجود ہو کیونکہ حواس روح کے علاوہ کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس عقیدہ کا یہ مطلب ہوا کہ دیگر لوگوں کا مقام اتنا بلند ہے کہ آپ کی روح مبارک تو ضرورت کے وقت جسم اطہر کی طرف لوٹائی جاتی ہے باقی دیگر لوگوں کو یہ ضرورت نہیں کیونکہ ان کی روح ہر وقت موجود ہے۔ تب ہی وہ محسوس کر لیتے ہیں۔

'' فیا للعجب وضیعة الأدب ''

لیکن اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ممکن ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کی قبر مبارک پر سلام پڑھنے کے وقت روح مبارک کا اعادہ ہوتا ہے اسی طرح دیگر لوگوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو کہ کوئی واقف کار شخص ان کی قبر پر آئے تو اللہ تعالی

ان کی روح کا اعادہ فرمادیں اور وہ آنے والے شخص کا احساس پائیں اس کا جواب ہے کہ اول تو اس کے لیے قرآن وحدیث سے دلیل پیش کی جائے۔

کیونیہ آپ ﷺ کا اعادہ روح کی تو دلیل موجود ہے لیکن دیگر لوگوں کے لیے یہ کہاں وارد ہوا ہے کہ ان کی روح کا اعادہ ہوتا ہے؟ جب دیگر لوگوں کے لیے کوئی خاص دلیل نہیں تو اس بات کا قائل ہونا اللہ تعالی کے دین میں اپنی طرف سے قیاس آرائی نہیں ہوگی؟ کیا رجم بالغیب کا مطلب کچھ اور ہے؟

اور دوسری بات یہ کہ اس میں سوئے ادبی بھی ہے کیونکہ یہ محض آپ ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ خاص ہے اور آپ ہی پر اللہ تعالی کا اکرام ہے۔ پھر اگر دوسروں کو بھی اس میں شامل کیا جائے تو یہ انتہائی بے ادبی ہوگی۔ معاذاللہ!

لیکن اگر کہا جائے کہ روح کا اعادہ نہ ہی ہوتا ہو لیکن ممکن ہے کہ روح کا جسم کے ساتھ کوئی تعلق قائم ہوسکتا ہے۔ مثلاً ریڈیو اور اس کی آواز کے ساتھ تعلق ہے یعنی مقر کسی دوسری دور دراز جگہ پر ہے مگر آواز کا ریڈیو کی مشین کے ساتھ ایسا تعلق ہے جو کہ فوراً سنائی دینے میں معاون ہوتا ہے اس طرح کی اور مثالوں کی طرح جسم کے ساتھ روح کا کوئی تعلق ہوسکتا ہے،

گو قبر میں اس کا اعادہ نہ بھی ہو لیکن اس تعلق کے سبب وہ میت قبر پر وارد ہونے والے شخص کا احساس کر لیتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کو ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی پاک اور مبارک روح کا جو تعلق آپ کے جسد اطہر کے ساتھ ہے وہ کسی اور کے لیے نہیں ہوسکتا جب کہ جواب دینے کے لیے آپ کے لیے اعادہ روح کی ضرورت ہے تو دوسروں کی ارواح اس مقام پر کیسے فائز ہوگئیں کہ انہیں اپنے مستقر ومقام میں آنے والے شخص کا احساس ہوجائے۔ وہذا ظاہر البطلان!

بہرحال میت کی قبر پر آنے والے کو پہچاننا یا اس کے آنے کی خبر معلوم ہونا یہ بات قطعاً غلط ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 385

محدث فتویٰ